



سوال

(136) بیماری کے علاج کی بنا پر روزہ چھوڑنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اپنی عمر کے سولہویں سال میں ہوں اور تقریباً عرصہ پانچ سال سے اب تک مستثنیٰ ملک فیصل میں خصوصی علاج کر رہا ہوں۔ پچھلے سال ماہ رمضان میں ڈاکٹر نے حکم دیا کہ میری وریڈ میں کیمیاوی علاج دیا جائے اور میں روزہ دار تھا اور یہ علاج بڑا قوی، معدہ اور تمام جسم پر اثر انداز ہونے والا تھا۔ ایک دن جب میں یہ علاج کر رہا تھا تو مجھے سخت بھوک محسوس ہوئی جبکہ ابھی فجر کو تقریباً سات گھنٹے گزرے تھے۔ عصر کے قریب مجھے اتنی درد ہوئی کہ یوں محسوس ہونے لگا کہ میں مرجاؤں گا، لیکن میں نے مغرب کی اذان تک روزہ نہ چھوڑا... اور اس سال ماہ رمضان میں ان شاء اللہ ڈاکٹر مجھے یہی علاج دینے کا حکم دے گا۔ کیا اس دن میں روزہ چھوڑ دوں یا نہ چھوڑوں؟ اور اگر میں روزہ نہ چھوڑوں تو کیا اس دن کی قضا مجھے دینا پڑے گی؟ اور کیا وریڈ میں خون لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور اسی طرح اس علاج سے جس کا میں نے ذکر کیا ہے (روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟) مجھے مطلع فرمائے۔ جزاکم اللہ خیرا (ج-ع-ا-الریاض)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ماہ رمضان میں مریض کے لیے روزہ نہ رکھنا مشروع ہے جب کہ روزہ اسے نقصان دیتا ہو یا اس پر گراں گزرتا ہو یا دن کے وقت اسے علاج کی خاطر گولیاں کھانے یا دوائی پینے کی ضرورت پیش آئے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۖ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوا بِحُرْمَتَيْ اللَّهِ حُرْمَةَ اللَّهِ الَّتِي بُدِئَتْ بِهَا نَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَىٰ عَنِ الْيَوْمِ الْأَخِيرِ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ... البقرة

”اور جو شخص تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔“

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتِيَ رُحْمَهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتِيَ مَغْصِيَّتَهُ))

”بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں کو قبول کیا جائے۔ جیسے وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔“

اور ایک دوسری روایت میں کہا:



((کنائسُجُب ان توتی عزائمہ))

”جیسے وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ضروری (واجبی) احکام پر عمل کیا جائے کے الفاظ ہیں۔“

رہی تحلیل یا کسی دوسرے مقصد کے لیے ورید میں خون لینے کی بات، تو صحیح قول یہی ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر زیادہ خون لینا پڑے تو بہتر یہ ہے کہ اسے رات تک موخر کر دیا جائے۔ اگر دن کو کرے تو پھر مینٹا روش یہ ہے کہ اسے حجامت (پچھنے لگوانا) کی مانند قرار دے کر اس کی قضا دے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ